

1083



وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يَرْسِلَ فِي الْأَرْضِ الْفَلَاحَ

مولفہ وحید زمرن جناب سید حمید حسن صاحب نسل متوطن ریاست رامپور حال مقیم

RSHI

LIBRARY

mpally,

d-A P

کتابخانه

حکمران شاهی

BRARY
mpally,
d-A P.

مکتبہ
نظمی
خبر

مکتبہ
نظمی
خبر

مکتبہ
نظمی
خبر

گلشن آبا و عرف جاوردہ تلمیذ جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب نسخ و مخطوطی ری ظلمہ العا

در معجزاتی که در این کتاب مذکور است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

کترین زمیں سید حمید حسین عرف بنے میان متخلص تسبیح متوطن مصطفیٰ آباد عرف
رام پور مال مقیم گلشن آبادی عرف جاوڑہ محلہ محلہ پورہ خلف خیر خواہ خلق اللہ جناب سید محمد
شاہ صاحب مائل رامپوری مدظلہ تعالیٰ خدمت میں صاحبان فہم و ذکا و عاقلان با صفا کے
ملتصق رہے کہ ایک مدت سے اس خاکپائے رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوق
میلاد خوانی و انگیر سے اور سخن لا حاصل و افسانہ پائے باطل سے نفرت کاں سے لہذا
تا یف میلاد کا خیال ہوا اور میرانہ دل خزانہ مغفوق غزلیات و نچیسے مال مال ہوا چنانچہ
اس ایام مبارک فرجام میں اس عاجز نے بفضل خداوند انام بہ تجلیل تمام ایک کتاب بنام
دیباچہ تحریر فرمائی ویکر جا بجا سے کلام جدید شامل کئے گئے
امید کہ عین ان مضامین پرست آئین میں سہو و خطا پائیں براہ عفو و عطا گذر فرمائیں نہ ہوت
سہام ملام نہایتیں مصداق الا انسان مرکب میں الخطائے و انسان ۔

راقم شکستہ دل بندہ سید حمید حسین تسبیح مقیم جاوڑہ محلہ

مغل پورہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

بانع و بہار محمدی

مسدس

مصنفہ تسہیل

اے کریم اے کارساز اے کردگار
کثرت عصیان سے ہی بس شرسار

یہ تیرا بندہ ضعیف و خاکسار
رحم کر بہر رسولِ نادر

پادشاہِ جرم مارا درگزار
ماگنے گاریم تو آمرزگار

ہو سکا مجھ سے نہ کوئی نیک کام
کیون نہ روں سہیہ روئے کا مقام

عمر غفلت میں کٹی ساری تمام
التجا پر تجھ سے کرتا ہوں مدام

پادشاہِ جرم مارا درگزار
ماگنے گاریم تو آمرزگار

نامہ اعمال سے بالکل سیاہ
میں بضرر اور تو سے عالم الہ

میں کرام کا تین دو نوں گواہ
ہو ثبوت ایسا تو پھر سے پون نیاہ

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرزگار

مجھ سانالایق زمانہ میں نہیں
میں ہوں کشت خاک تو جان آفرین

کترین ہوں کترین ہوں کترین
میں ہوں بندہ تو سے رب العالمین

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرزگار

اہل حاجت کا ہے تو حاجت روا
پر تیرے بن کس سے کیجئے التجا

میں تیرے محتاج سب شاہ و گدا
یہ دعا سے یہ دعا سے یہ دعا

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرزگار

سب کے سب تابع ہیں تیرے حکم کے
ہوں خطائیں عمر بہر انسان سے

تاب کیا ہے حکم ذرہ اہل سکے
تو رحیم ایسا کہ دم میں بخش دے

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرزگار

کھایا آدم نے گندم کو دین
کیا مین اولاد صفی اللہ نہیں

ہو گیا اور پے جو ابلیس عین
تو نے بخشا جرم اون کا بالیقین

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرز گار

بید زاری کے دعا تو نے قبول
کہوں نہ ہو میرا خطا سے دل ٹول

مختصر داؤد کا قصہ سچا ٹول
عاجزی سے ہو گیا مطلب حصول

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرز گار

صدۂ جاں نگاہ سے گہرا گئے
بھگو بھی رنج و مصیبت کھا گئے

دام ماہی میں جو پلنس آ گئے
فصل سے تیرے رہائی پا گئے

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرز گار

سچو دلیل اس بات پر ثبوت دی
حد سے افزون سچو تیرا فضل و عطا

بولہب کو تھر سے نار می کیا
کروئے تا ہی ادیس بادشا

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگنے کا ریم تو آمرز گار

عوض سے سبھل کی تجھے صاف صاف
دے کال اب دو کر کے حرف کا

تو بہ کرتا ہوں خطا میری معاف
گو کیا سے میری مرضی کے غلام

بادشاہ جرم مارا درگزار
ماگہ گاریم تو آ مر زگار

ہزار محمد و سپاس اوس پروردگار کو سزاوار سے کہ جس نے تمامی موجودات کو عدم سے منفعہ پہنچی
پر جلوہ گر فرمایا اور واسطے ہدایت کرنیکے انبیاء و رسل علی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب
نہرایا۔ علی الخصوص اپنے ارادہ ازلیہ سے لگا رستانِ جہان کو بوسیلہ ذات باصفات
منظر کل موجودات مصدر نفیض لاہوتی بسبع صفات جبروتی فخر نسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مرتب کیا۔ اور اوسے آفتاب عالم تاب کے جمالِ جہان آرا سے روزانہ مکتوبات
کو نوازیے مرتب فرمایا و الشمس آپکا وصف رخ نیکو سے و اللیل آپکے تو صیف سے
عمیر ہوئے۔ مخاطب بخطاب و ما ارسلناک اللہ رحمۃ للعالمین۔ موصوفت بصف کث
بنیاد آدم من المار والظین۔ طعنا ہی منشور لغت خاتم مقصود ناموس رسالت خلاصہ موجودات
سلاک کائنات مفتاح مشکلات مصباح ظلمات ماحی جوہر امتیات عروج عدل و انصاف
مطلوب ارباب شریعت مقصود اصحاب طریقت حبیب الرحمن عیم الامیان بنی الحرمین امام
القبائین رسول الشعلین انیس الناطقین رئیس العالمین شیخ المذہبین قد وہ جن دبیر سوہ
شفیعان روز محشر تحت نشین سدرۃ المنتہی والے قبضہ قاب قوسین ادا دنی علت عالی
آفرینش سورہ کتاب آسمانی مخزن علوم زبانی منبع حسنات مشعل معراب حضرت ابوالقاسم
محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم

کتابہ خاص منزل نقیب مصطفیٰ تیرا
فزون سے جلوہ خورشید سے حسن صنیا تیرا

مواظا ہا و لیسین نام اسے خیر الورا تیرا
دبیر لائزل نے وصف قرآن میں لکھا تیرا

تجھے زیبائی سے محبوبی کہ عاشق ہر خدا تیرا

سوار چشم فلکان تیرے گیسو کی سیاہی سے
وہ مستوق زلیخا سے تو مستوق الہی سے

مستقیم تجھ کو زبان جہان کی بادشاہی سے
جمال یوسفی سے تو وجاہت میں کمالی سے

سُخّر ہو وہ حسن سے معجز نما تیرا

نقلب و جبک تو صیف رخ میں خاص پایا سے
بقولوں ہو اون صفت کا نوکی لایا سے

و طہر قلبک دل کیلئے قرآن میں آیا سے
و ما بطق زبانی مدح میں خفے جنا با سے

شاخوان بارسول اللہ سے رب السلام تیرا

قسم کہانی عمر کی بی الہامی نے فی القرآن
بعد نبی حکم الرحمن ہر اون کی شامین شایان

و طینہ ہر تیرا سجا تو بلا سے شہ ذیشان
صفت ہو تیری اہل بیت اطہر کی امین امکان

تیری اولاد کا مداح سے خود کبریا تیرا

نکالا گھر سے جو اسی چڑایا دی کال ایذا
خطائیں سیکڑوں کہتے ہیں ہم اور تجھ نہیں پیرا

خدا نے جرم گندم پر کیا آدم کا حل افشا
سے محبوب تین سو برس اشک نیران گنہ بخشا

ہمیں عفو جہاں کا وسیلہ سے سبڑا تیرا

مرحبا مرعبا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ

جس کے ہیں رہنما رسول اللہ

اوسکی کشتی کو بوجھ کا کیا ڈر

اور درود نامہ و دوا کی آل اطہار و اصحاب اختیار پر بھیجا چاہے کہ اس درود نبوی و دینی ہیں و امن
اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے پھر پڑھا اشاعت دین و اسلام میں سرگرم ہو کر عرب و
عجم سے نام کفر کا مٹایا۔ زب سلم علی رسول اللہ مرحبا مرحبا رسول اللہ
اِنَّ اللّٰهَ وَاٰلَہٖٗ سَلَامٌ عَلٰی النَّبِیِّؐ وَاٰیہِٖمُ الذِّیْنَ اٰمَنُوْا صَلَواتُہٗ وَسَلَامُہٗ۔ اللہ جل شانہ و تم نوالہ
اس مقدس آیت میں کمال تاکید سے اپنی صلوٰۃ آنحضرت پر بھیجا ثابت کرتا ہے۔ یعنی اسے ایمان
والو درود بھیجو اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوپر ہم بھی درود بھیجتے ہیں۔ اور ہمارے فرشتے بھی
پس سمجھنا چاہیے کہ اللہ پاک کا درود کیا ہے یعنی رحمت نازل کرنا انت محمدی پر اور درود فرشتوں
کا کیا ہے کہ گواہی دینا اور پراوسکے اور درود ہم لوگوں کا کیا ہے کہ زبان سے کہنا۔ اَللّٰم صَلِّ عَلٰی
محمدٍ بَارِکٍ وَسَلِّمْ۔ نعل

واپہ بھیج درود سلام سدا جالی در سے یو جبریل امین
وَاکُوْخَمُ رُسُلٍ کَرِیْمٍ نَّازِلٍ کَیْنَا قُرْآنٍ مِّنْ
کَاہُوْا یَسُوْتُ کَمَا دَت سے جا کو بھیج براق بلا دت سے
رہب رُوب سُرُوب کما دت سے اور چن لیت عرش برین
واکے نین اکین سار بیٹے بازاع سے کا جلتا کیے
وَاللَّیْلِ سے سو بہا کیس کی والشمس سے داکو نور جبین
سمراج کیو سے نور خدا قاب فوسین اودانی
اے صل علی اے صل علی کو گت ہیں ملک اور حرمنین
واکو بولت سے برب اکبر آنا اعطاک لکونتر

کیسو دین و دنی کے ہیں سرور جالی صفت کین طہ النین
سلمانہ و خاویہ حقیقی حسن پر صلوٰۃ بھیجی ہم کو چاہے کہ اپنا جان و مال اوس نام پاک پر لٹائیں اور
انھارے محبت ہی سے کہ مطالب کو سوتے جاتے نہ ہو لے وہی تو ایک بار سے کہ

جس کا نام نامی - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - احمد مختار سے لیا اس بشر میں نور خدا تھا واللہ
عالم کیا مہر تھا - بندہ ہو کر خدا کا حبیب ہوا یہ رقبہ اس کو نصیب ہوا - مسدس

نور آنکھوں میں ہر اور وہ رسولی جہون زلف سے رات بنی چہرہ سے روز روشن	بانگی بکیانی سچ دہج سے لہجائی ہر من آب و تاب دُر و دندان سے بنے دُر و دندان
--	--

مرحبا سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدا ید چہ عجب غو شلقبی

رُوپ مان پور سے سچ دہج نور سے کارن دہی ملتا ہے خدا سے جسے یہ درشن	آس لے لے کے سدرت سکمی ہوو جیون چپ دکھاتا ہے دوئی کو وہ مرا سن موہن
--	---

مرحبا سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدا ید چہ عجب غو شلقبی

کس مزے یہی کہتی ہے زبان سو سن دین کے کہہ چرن نور سے این آ یو چہ من	میٹھی باتوں سے ہر اس کو یہ تر اور ج دہن سورے باتن سے چنوں لے گا تارا دامن
---	--

مرحبا سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدا ید چہ عجب غو شلقبی

مرحبا مرحبا رسول اللہ
جسکے ہیں نا خدا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ
اوسکی کشتی کو موج کا کیا غم

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کو ہمارے رسول کریم سے کس قدر محبت ہے اگر
 آپ کی تخلیق منظور ہوئی تو زمین و آسمان جو کچھ اوسمین سے کچھ ہی ہوتا۔ جو دل عشق رسول کی
 لذت اوٹھا چکے ہیں اوسمین کسی کی محبت جگہ نہیں کر سکتی استن خزانہ جو مسجد نبوی میں ایک
 لکڑی کا ستون تھا۔ اوس آرام جانکی جدائی میں بیتاب ہو ہو کر اور چلا چلا کر رہ رہا ہے یا
 ہم ایک چوب خشک سے بھی کم ہیں۔ غزل

ذکر احمد سے مجھ حاصل شکیبائی ہوئی
 وہ میری نچی نظر وہ آنکھ شرمائی ہوئی
 لوٹ لو اسے دوستو دوستی گہرائی ہوئی
 تل کی سر سے ہمارے بلا آئی ہوئی
 آگے آگے دوستو خلقت تماشائی ہوئی
 اندھ نون سر پر مصیبت ہے بہت آئی ہوئی

شکر سے ہٹری طبیعت آج گہرائی ہوئی
 یا محمد کس طرح ہوگی خدا کے سامنے
 محفل میلاد میں بٹی ہیں کیا نعمتیں
 رہنے جب کی محفل میلاد شاہ انبیا
 جاوڑہ سے جب مدینہ کو چلا دیوانہ وار
 یا علی شکل کشا شکل کشائی کیجئے

چھوڑ کر عشق صنم بسمل سلمان ہو گئے
 عمر بہرین اک فقط تم سے یہ دانائی ہوئی

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اوس نور خدا نعم الہدی عاشق امم مصنون صنم کا دنیا
 میں ظہور ہوتا تو تاقیامت طریقہ بت پرستی بیت الحرم سے دور ہوتا۔ جو اوس کا قدم زمین پر نہ
 آتا تو تمام کار رسالت یون ہی ناتمام رہ جاتا اوسی کی مشعل شرع نے چراغ اسلام کا روشن کیا
 ظلمت کفر کا داغ مٹایا۔ ایسی روشنی شمع رہبری کی دکھائی کہ راہ بہو لو نگو سبیل نجات ہاتھ
 آئے بہشت اوسکے دوستوں کی فرش راہ سے چشمہ کو شر اوسکے خادموں کی چاہ سے
 جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکھائیگا بارع جنت دلائے گا ظلمت کو گناہ پر رشک آئے گا آخر
 یہ زبان پر لائے گا کہ۔ غزل

۴ ہشتاقان محفل محفل میلاد میں سج خان پرستے ہیں گویا بھول منہ سے بھڑکے ہیں ہر طرف سے اُمتی بڑستے ہیں تسلیم و درود	رحمن بجد ہیں نازل محفل میلاد میں کیا چکے ہیں عنادل محفل میلاد میں سجے جب اک شان حاصل محفل میلاد میں
--	---

جبکہ دل گہاں ہو عشق رسول اللہ سے
ہیں بڑپتے مثل بسمل محفل میلاد میں

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محفل میلاد شریف کرنا نہایت عمدہ اور بہتر طریقہ ہے۔
بلکہ سقہ کرنا اس بزم شہک کا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اس سے مضبوطی ایمان ہوتی ہے
اور حق تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ سے اس محفل پاک کو نہایت بزرگی و برتری بخشی ہے کہ اس میں
نور لاکھ اگر شریک ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ غل

حبیب کبریا صلی علی کی آج محفل ہے نہو کیونکر نزول رحمت خالق بیان اس دم مراد دل حسن جو ہو وہ بانگو آج پاؤں گے	محمد مصطفیٰ و محبتی اصل علی کی آج محفل ہے خدا کے خاص پیار سے دلربا کی آج محفل ہے تمہارے حامی و راحت روا کی آج محفل ہے
---	---

۲

پڑ ہو صلوات ذکر احمد مختار ہوتا ہے بیان و صفت جمال سید ابراہیم ہوتا ہے مرے دل میں خیال احمد مختار ہوتا ہے تصور میں دکھا دیتے ہیں وہ چارہ عنایت سے ہوئے ہم خانہ ویران کہتے ہیں ایمان یہ دیا ہے خنوش ہو کر نہ بیٹھو عاشقو اس بزم سولد میں	سرا پاگوش ہو جاؤ بیان یار ہوتا ہے درو و دیوار محفل مطلع انوار ہوتا ہے ہمارے گہر میں اب نہاں خدا کا یار ہوتا ہے دل بیتاب بندم طالب دیدار ہوتا ہے نصو آ پکا جانکو جب طیار ہوتا ہے پڑے جاؤ درود اسجا بیان یار ہوتا ہے
--	---

نویاد آپ کو اور بسمل خستہ مرے تپیر

محبت میں کہیں ایسا ہی اسے سرکار ہوتا ہے

عاشق آسمان کو زمین پر اس بات کا غبار ہے کہ حضرت نہ مجھ پر پیدا ہوئے اور نہ آپ کا مجھ پر
مزار ہے۔ مہر انور کو یہی جلن ہے کہ انہوں نے صد انہوں نے بغیر میرے آپ کے روضہ میں شمع روشن
کے ماہ کے دلیر اسیکا داغ ہے کہ میں یہاں ہوں اور وہاں جلتا چراغ ہے تارے اسی حریت
سے ٹوٹے ہیں کہ گل چراغ کی بہار لوٹے ہیں وہنک کی جو سبز و سرخ لکیر ہے یہ محراب روضہ کا
نقشہ تحریر ہے دل بادل جو گر جتا ہے دل سے آپ کی محبت کا دم بہرتا ہے بجلی چمک کر
جو چپ جاتی ہے آپ کے روضہ کے سہرے گلے کی جھلک سے سرمائی ہے برق یہ
بیقراری دکھاتی ہے کہ بار بار کڑ کا بجاتی ہے اور بدلی باولی ہی گاتی ہے اور اس طرح
سناتی ہے۔ غزل

جب سے شکل ساقی ابر کرم آنکھوں میں ہے
ظاہر و باطن عیان ہے سیر مازناغ البصر
آرزو سے پاسے پاسے انتظار دید میں
بوچھے حالت نہ اپنے عاشق بیمار کی

کچھ عجائب کیفیت ہے کیف و کم آنکھوں میں ہے
جاسے سرمہ یار کی خالی قدم آنکھوں میں ہے
جان آئی ہے لبو پیر اور دم آنکھوں میں ہے
نہروئے رخ جسکے لب پر اور دم آنکھوں میں ہے

دھڑوٹتے پھرتے ہو کیا دھڑوٹتے ہیں
آؤ دیکھو ہم دکھائیں وہ صنم آنکھوں میں ہے

وہ کون ایسا دلدار ہے کہ خدا جس کا خود طالب دیدار ہے وہ خاص احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہے جو تمام بنیوں کا سردار ہے۔ حمد

زیادہ حد سے چمکا ہٹے اور انوار بجد کا

ہوا ہے جلوہ گر کوئین میں جلوہ محمد کا

وہ شمع بزم عرفان سے گھر سے گھر سے سوکا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشیاری کی آمد کا

ظہور حق کی جستجو جہاں میں نور احمد کا

غزل

تعالیٰ اللہ میں مداح ہوں ذات محمدؐ کا
ہر اک جو کھا ہوا کا باغ میں کہتا ہے پہلوں سے
سوا ہوں فرقت احمد میں مجھ کو دفن ست کرنا
محمدؐ میں شغلِ نعتِ مصطفائی تا قیامت ہو
گلے مل کر شفاعت سے کہے گی بخشش اُست
تنہا ہے کہ دم نکلے مرا ترے تصور میں
غشی طاری ہے گلک مانی و بہارِ قدرت کو

مرے ہر نعمت میں عالم سے اک نور محمدؐ کا
مدینے میں گذر ہے روح شیدا سے محمدؐ کا
ہوا آغوشِ رحمت میں نشانِ تامل سے مرقد کا
و ظیفہ مجھ کو یاد ہے نام محمدؐ کا
کہ کلا حوصلہ کیا مٹتا ہے محمدؐ کا
کہ شجائے کہن جگر امیری روحِ مقدس کا
کہنچا ایسا پر ہی نقشہ سراپا ہے محمدؐ کا

بنی کا نام جو ہنگامِ مردن خیز بازو تھا
لحد نے ہی مجھے مژدہ سنایا حیرتِ باد کا

کہ حبلی عیسیٰ موسیٰ کرسی ہیں درباری
کرسی خدا نے محمدؐ کی کیسے مہمانی

محمدؐ غری کا بنین کوئی ثانی
بلا کے درگتہ والہ میں بختِ کد اُست

عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَحِبَّ آلِيَهُ نَفْسُ
وَالْمَالُ وَلِدَهُ وَوَالِدَهُ وَالنَّاسَ جَمِيعِينَ - یعنی مومن کامل بنین ہو تا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجھ کو
زیادہ مال اور اولاد اور مان باپ اور ساری دنیا سے - غزل

الف خیر الورا کو دین جادون تو سہی
سلطنت کیا مال سے اور دولت دنیا ہی کیا
ہوں گدائی طالب وصل حبیب پاک میں
آئگی است میری محشر میں جب بہر حساب
کل قیامت میں وہ محبوب خدا فرما دیکھے
مل گیا حضرت کا سنگ آستان تو دیکھنا

پارہ آئینہ کبیر میں گادون تو سہی
نقد جان تک راہ سولامین لٹادون تو سہی
آہ دلی عرش پر دھونی لگادون تو سہی
جلوہ خالق سے مستانہ بنادون تو سہی
آج اپنے شان محبوبی دکھادون تو سہی
سنگ اسود کے بھی پہلو کو دبادون تو سہی

طور پر دیکھا جوتا چلے مدینہ تو ذرا
وہ تجلی آپکو موسیٰ دکھادون تو سہی

سبحان اللہ سلمانوں کیا خوب شہر مدینہ سے کہ گلستان ارم جسکے رو پر و خجل اور شرمندہ سے کیونکر ہوں
حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز سے - اور بعد وفات آپ کا وہاں
روضہ مسورہ بنا سچ تو یہ ہے کہ پروردگار عالم نے اوس سرزمین کو عجب شہرت بخشا ہے کہ برابر
رات دن وہاں ابر رحمت برستا ہے عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب سرزمین سے
اور عجب آسمان سے کہ جسکی توصیف و ثنائیں قاصر زبان سے - غزل

وہ زمین کچھ اور سے وہ آسمان کچھ اور سے
ای کلیم اللہ سیر لاسکان کچھ اور سے
رنگ انہا اور سے اوسکی زبان کچھ اور سے
اصل میں کچھ اور سے سکو گمان کچھ اور سے

آستان سرور کون مکان کچھ اور سے
طور دنیا کیا سے موسیٰ اور کیا اوس کا سفر
میں ہوں مداح بنی بلبل ثنا خوان چمن
احمد پیسیم و احمد میں سے پردہ میم کا

داغظونکی ہند میں تسمل اثر کیا خاک ہو
خواہش دل اور سے طرز بیان کچھ اور سے

عاشق فرشتے اور سکی زبیرت کو آتے ہیں جبریل علیہ السلام دیان کی پاسبانی کرتے ہیں خوشحال
اون بندگان سوسن کا کہ جو دیان جاتے ہیں اور سعادت و امین پاسے ہیں اور پاکیزہ وقت
کی نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرتے ہیں ایک ہم پریشان حال ہیں کہ در بدر طبع و نیاز سے
مارے مارے پھرتے ہیں اور پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں گویا زبان اسطرح عرض کرتے ہیں جس

کہان سے پیار تو اور ہم کہان اگر پیار بیٹھے ہیں	دو	تیرے وحشی دہر ہند سے ہزار بیٹھے ہیں
ابو سو پر کر دیا احمد پیار سے آؤ		مذیابین یا پریش کے آن پڑی سے ناؤ

بلاے اپنے کو چہ میں کہ ہم طیار بیٹھے ہیں

نہیں پروا کسی کو جان تیرا پیار کہوتا ہے	دو	بوقت بیکسی سچ سے کسی کا کون ہوتا ہے
ناہوشک سگاتی ہو اور نا سے کوؤ پیار		تورے کارن احمد استجا کٹم پروار

یہ وقت آیا ہے کیسا ہم پریم بے پیار بیٹھے ہیں

بنائے اپنا شیدا تو دکھا کر روئے زیا کو	دو	دکھایا جھڑتا تو نے جلوہ اپنا سوسلی کو
چنے میں کھڑا کیا احمد پیار سے مہوے		اگر ملجائے تو کہیں تو میں میں کہہ لوں توئے

یوں ہی بدست سے ہم ہی طالب دیدار بیٹھے ہیں

بہلا کیا خاک ز ادا کے سمجھانے سے ہوگا	دو	کہو انکار کسکو یار کے گھر جانے سے ہوگا
ابو احمد اٹھو عوی رکھو لا ج		اپنے دوار سے لو بلا تو سرین ہو کاج

نوح جہا سے ہوائے ہم بیان طیار بیٹے ہیں

مرحبا مرحبا رسول اللہ
جسکے ہیں نا خدا رسول اللہ

رسول علی رسول اللہ
اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم

کہ خلی عیسیٰ و موسیٰ کرین ہیں در بانی
اکری خدا نے محمد کی کیسی مہمانی

محمد عربی کا نہیں کوئی ثانی
بلا کے درگاہ الامین بخشدی است

جب خداوند کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق اس عالم میں منظور ہوئی تو پہلے قالب خاکی
آدم علیہ السلام کا طلب فرمایا اوس کے بعد روح سے کہا کہ اوخل فی ہذا الجسد روح نے منی کے
پتلے پر کچھ اتقاب نہ کیا دو بارہ ہر حکم ہوا روح نے پہر بھی کچھ خیال نہ کیا بتسری مرتبہ بارگاہ
ایزدی سے ارشاد ہوا کہ اے روح اوس نور دل افروز پر نگاہ کر جو آدم کی پیشانی روشن کئے گئے
جب روح کو نور محمدی نظر آیا وجہ میں اسطرح کہنے لگے۔ منزل۔

بدلم ز نور محمدی جو دیا خدا نے جلا دیا
کروں شکر اوستا نہ کیوں ادا مرے تن بدن کو جلا دیا
کیا بھول جوش و جواس کو ہوا مست دید سے موبہ
دہن پہر کے کاسہ دل میں تب مئے وصل کو جو ہلا دیا
ہوا وصل جب مجھے فضل سے ہوئی تب جرمی اصل سے
اوسے دیکھا ایسی جو شکل سے دہن سر کو اپنے جکا دیا
کیا سر جکا جو مراقبہ کیا خود کا خود میں مشاہدہ
مجھے جلوہ اپنا دیکھا کے پہر مرے دل سے پردہ اٹھا دیا
ہوا جبکہ مجھ کو مکاشفہ کیا دل کا دلین معاینہ

مجھے عین عین سے دی خبر مرے دل سے نقطہ مٹا دیا

ہوا حکم کن سے کسے بہلا فیکون کس سے سو بر لا

وہیں امر و آمر ہو کے خود دہین خود کو خود ہی سنا دیا

تے قدم میں ہم سہی ایک تن اور عدم میں آہو سے تو دمن
تو پہنکی خرقہ مکرو دمن سن دتو کا جگر لگا دیا

وہاں دیکھئے نہ نشان رہا نہ مکان نہ کچھ نہ زمان رہا
یہاں بے نشان کو نشان کیا یہ خدا کی کو بھی دکھا دیا

پس یہ کہکر روح برکت نور محمدی آدم کی قالب میں پہنسی خوشی سے داخل ہوئی آدم علیہ السلام
بسم اللہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور دیکھا کہ عرش مجید پر نورانی حرفون میں لکھا ہے کہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پوچھا کہ باری تعالیٰ یہ کس کا نام نامی واسم گرامی اپنے نام پاک سے ملایا
جواب ملا کہ اے آدم جسکے صدقے میں تو پیدا ہو جسکے ہم عاشق ہیں جس سے خلقت کی
ابتدا ہوئی اور خبر رسالت کا خاتمہ ہو گا وہ کون گنکاران است کا بیڑا بار گاہ بنو اے بیکسون اور
غریبون کے ناز اوٹھانیو اے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم اے عاشقان رسول اللہ
مقام غور سو۔ یقین

اس زر گس ستانہ کا اعجاز تو دیکھو
دل بستے ہیں حورون کے یہ انداز تو دیکھو

اللہ ہی سے شیفہ یہ ناز تو دیکھو
سرتابہ قدم حسن خدا ساز تو دیکھو

اولکومرے تسخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

عسیٰ ہیں لب لعل شکر بار پہ صدقے

موسیٰ ہیں اگر جلوہ رخسار پہ صدقے

میں کیوں ہوں پھر سپرد ابرار پہ صدقے

رفتار پہ قربان تو گفتار پہ صدقے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کیا سرمہ بھری آنکھیں ہیں بے سرمہ لگائے
ہمدرد ہوں میں آکے مرا درد بٹائے

آہوئے حرم سے کہو نظارے کو آئے
میں اوس سے کہوں وہ یہ مجھے کہہ کے سنائے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

القصد بعد اوسکے سب فرشتوں کو ارشاد باری ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر خازنِ حکم
ربی نہ بجالایا ٹانجہ غضب کیا یا شیطان کیا یا سب اس طرح زبان پر لایا کہ اسی جل شانہ و علم تو الہ

غزل

آدم کی طرہ سے نہ ہو تو بہکایا نہیں جاتا
صدائے سجدے کو لاکھوں ہی کو گنگا
خالقِ قوی ملکِ تہیٰ سجودِ قوی سے
منہ دیکھتے غلیف کا یہ سجودِ ہی کا

تو قیر کار بہ یہ گسایا نہیں جاتا
سر مٹی کے چنے کو بہکایا نہیں جاتا
مجھے تو نیا لاگ لگایا نہیں جاتا
کیا خوب اوشیاں سے بھمایا نہیں جاتا

تو سر نہ چڑا اسکو بگڑ جائے تو کہو
بے پردے کے اندر سے مجھے اور ایا نہیں جاتا

اور عرض کرنے لگا کہ تو کیوں اسکو پیدا کرتا ہے یہ زمین پر جا کر خونریزیان کر لگا کیا ہم تیری عبادت
کو تھوڑے ہیں کہ تو اس کو پیدا کرتا ہے پس حکم ہوا کہ انی اعلم بالا تعلمون - یعنی جو ہم جانتے ہیں
وہ تم نہیں جانتے الغرض یہاں سے آدم کا دشمن شیطان ہوا۔ الغرض وہ نور کامل السمرور آدم
علیہ السلام سے درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب
تک پہنچا۔ اور بارہویں تاریخ ماہ جمادی الاخر شب جمعہ کو حضرت بی بی اسہ خاتون کو تفویض ہوا
اسے عاشقان محمد و اسے طالبان احمدی اب خوس ہونے کا مقام ہے کہ اب آپ تشریف
لے رہے ہیں۔ ایہات

آمد آمد سے جہان کے شاہ کی
سوز بان سوسن گلزار پر
جوڑا سنبیل کس رہا ہے باغین
گیسوئے احمد کے دیوانو جلو
آج حسن مصطفیٰ کو دیکھ لو
دیکھ لو اسے بقرار دیکھ لو
آج نظارہ سے ماہ عید کا
رحمت حق کا سے عالم میں درود

آمد آمد سے رسول اللہ کی
ان ہذا مولد خیر البشر
گل خوشی سے ہنس رہا ہے باغین
بادہ کوثر کے مستانو جلو
آج نور کبریا کو دیکھ لو
اپنے پیغمبر کو یارو دیکھ لو
دلین رہا ہے نہ ارمان وید کا
یہ غزل پڑ کر پڑھو دل سے درود

غزل

یا رسول اللہ کل عالم سے شید آپ کا
بہر تے ہیں دم حضرت خضر مسیحا آپ کا
آکھیر میں نور آپ کا ہر سر میں سودا آپ کا
کوئی محفل سے خالی آپ کی تو حیثیت سے

عرش سے تافرش تک میں سے جیلوہ آپ کا
پڑتے ہیں موسیٰ کلیم اللہ کلمہ آپ کا
دلین الفت آپ کی رہا ہے کلمہ آپ کا
اسے شہ دین ہر جگہ ہوتا ہے چہرہ آپ کا

یہ اگر پیش نظر ہے تو وہ ہر دور و زمان
طور پر جو دیکر غش حضرت موسیٰ ہوئے
خاتمہ یا نچر ہوگا یا محمد مصطفیٰ
نارود و رخ سے نکالا خاتمین داخل کیا
بند کی آنکھ اور زیارت کے مشرف ہو گئے
کون بہر منجور ہو میرا تمہارے ماسوا

پیاری صورت آہی اور نام پیارا آپکا
یا محمد نور تھا اللہ کا یا آب کا
نزع میں گر نام اقدس منہ سے نکلے گا
یا شفیع المدینین ہو اول بالا آپکا
جگیا ہے اپنے دلین خوب نقشہ آپکا
گو میں ہوں سب سے برابر ہو میں کجا آپکا

سوئے طبیعہ کسلے لیسمل کو بلوائے نہیں
کیا نہیں ہے اسے حبیبی وہ شیدا آپکا

راوی لکھتا ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں دو سو عورتیں اس رشک و حسد سے مر گئیں
کہ یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی بی بی آمنہ خاتون کو ملی ابلیس بہار و بین جا چپا چالیس
شبانہ روز صحران و یامین سرگردان رہا تب روئے زمین کے سرنگون ہوئے حیوانات قریش
کے بولنے لگے اور بشارت دی مشرق کے چرند و پرند نے نعرے چرند و پرند کہ آج آمنہ خاتون
حاملہ ہوئیں۔ اس زمانہ خیر البشر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کا نزدیک آیا جس رات کو
آپ پیدا ہوئے والے تھے وہ کہتے رات ہی گویا کہ شب برات ہی غنچہ نقدہ رہا نہ میں لے
تھے واسن حرا کو لبالب پورے تھے۔ بلبل نے تمنائے وصال۔ گل جھوڑے تھے۔
عنان صبر جانب دست اشتیاق میں منہ موڑے تھے۔ درجہ فلک کشادہ ہو گئے تھے
سوار پیادہ ہو گئے۔ مہر و ماہ فلک گردش قسمت سے بڑھ کر رک گئے تھے۔ نہالان چین اپنے
اپنی ڈالیاں لے ہوئے جھک گئے تھے۔ قدسی آسمان پر باوازا بلند چلائے اور شور پر
شور مچاتے تھے۔ غل

ہر ایک دل کا مقصد ملا چاہتا ہے

گلِ نعت احمد کھلا چاہتا ہے

کوئی تو مرض سے شفا چاہتا ہے
نہ مسند نہ قل رہا جاتا ہے
یہ وہ بھول ہے جس میں کٹا نہیں ہے
مدینہ کی گلیوں میں کہتا پھرون میں
مری روح نکلی مزار بنی پر
مدینہ کہاں اور یہ عاجز کہاں ہے
غریبوں کا یاد و محبت غریبان

یہ بسمل مرض لا دوا چاہتا ہے
نقطا اپنے دل میں دلا چاہتا ہے
مے عشق احمد پیا چاہتا ہے
یہ سید تمہیں سیڑا چاہتا ہے
یہی دل سیرا دعا چاہتا ہے
پہونچنے کو بخت رسا چاہتا ہے
کوئی دم میں پیدا ہوا چاہتا ہے

چلو ذکر حضرت سین علی کے بارو
غزل کوئی بسمل پڑا چاہتا ہے

حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جب نو حینے دست حمل کے گزر گئے اور روز ولادت کا
وقت قریب آگیا۔ تو کیا دیکھتے ہوں۔ بند

دیکھا تو میرے گہر میں در آئین زنان چند
رنگین لباس خلد میں پہنے وہ ارجمند
ہم صورت نہال رطب قامت بلند
خوشبو بیان نافہ مشک اُنکے حوڑ بند

بولیں کہ حق نے بھیجا ہے طاعت کی واسطے
ہم آئے ہیں حضور کی خدمت کی واسطے

او کہیں سے ایک بولی کہ جو آج ہے مرا نام
اور باجرہ تھی تیری چوتھی کا تھا کلام
کہتی تھی دوسری مجھے سارا کہیں تمام
میں آسید ہوں بیٹی مراجع امرا م

ہم چارون آئین تری اعانت کی واسطے

بہجا خدا نے تیری اطاعت کیواسطے

اور فرماتی ہیں کہ بعد اسکے ایک آواز دہشت ناک میرے کان میں آئی کہ جبکہ سکر میں گہرائی
تا کہ ایک مرغ سفید آیا اور اس نے بار و میرے سینہ پر ملے ہر وہ وقت مجھے دور ہوا مگر تشنگی
غالب ہوئی پانی کی طالب ہوئی۔ پھر اس نے ایک پیالہ مشربت کا جو شہد سے زیادہ شیرین
اور دودھ سے زیادہ سفید تھا تین بار اصرار کر کے پلایا پھر اس نے میرے شکم کی طرف
ہاتھ پہلایا اور اس کو ملنے لگا اور اسطرح گویا ہوا۔ بند

سند نشین ہو عرش معلیٰ ہو جلوہ گر	مفتاح قفل گنج فادحی ہو جلوہ گر
مہتاب منزل شب اسرامی ہو جلوہ گر	خورشید مشرق قشائی ہو جلوہ گر

اسے مہر فیض نور جسم ظہور کر
اسے نظیر خدائے دو عالم ظہور کر

الحاصل بار ہویں تاریخ ماہ ربیع الاول کو دو شنبہ کے دن اس نور کرامت ظہور کا ظہور
اجلال رہا۔ بند

تا گاہ عرش پاک سے اوترا خدا کا نور	شمس الضیٰ نے برج طریق سے کیا ظہور
آواز دی یہ پہر کے لاکے سے سوئے حضور	تعظیم کو ادا ہو گیا کہ پر آمد ہوئے حضور

کیا جانے تہنیں ہوشہ قلعہ گیر کو
بہجا سے بادشاہ نے اپنے وزیر کو

نعل

آج حق کے پیارے تولد ہوئے
 آئندہ کے دلاورے تولد ہوئے
 مطلب ہے یہ ہی آئندہ سے کہا
 کیا ہو کہ میں راحت قلب و جگر
 ہو گئے اب ظلمت کفر کا نور سب
 پورے حضرت کے واداکہ لاؤ اور
 فخر سے کہتے تھے سب اہل قریش
 جن دامن سے محمد کا نام

آج رہبر ہمارے تولد ہوئے
 سارے بیٹوں کے پیارے تولد ہوئے
 کون گہرین ہمارے تولد ہوئے
 وہی گہرین ہمارے تولد ہوئے
 عرش دین کے ستارے تولد ہوئے
 ہم ہی کر لیں نظارے تولد ہوئے
 گہرین احمد ہمارے تولد ہوئے
 سب کے سب یہ پکارے تولد ہوئے

سے شاہان تو جکا حمید حسن
 وہ محمد ہمارے تولد ہوئے

سبحان اللہ آج اوس شہنشاہ زمین و زمان نے اپنے قدوم فیض نرودم سے اس جہان کو
 شاداب فرمایا کہ جسے شان میں و ما رسلناک اللہ رحمۃ اللعالمین ؐ آیا بکفر یکسر زمانے سے
 دور ہوا تمام عالم روشن و پر نور ہوا۔ اوس وقت ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ زینت خوان اسلام
 اور ہر شجر و حجر سے آواز سلام آتی تھی۔ سلام

یا رسول سلام علیکم	یا نبی سلام علیکم
صلوٰۃ اللہ علیکم	یا حبیب سلام علیکم
صلوٰۃ اللہ علیکم	تم بنی با صفا ہو
صلوٰۃ اللہ علیکم	تم کو ہر منت مبارک
یا رسول سلام علیکم	یا نبی سلام علیکم
صلوٰۃ اللہ علیکم	یا حبیب سلام علیکم

یا محمد نام پیارا عرش برحق نے پکارا
 صاحبِ انافتنا کنت کثر الکافزینہ
 سچ پیغمبر سہا ہمارا صلواہ اللہ علیکم
 تم ہی ہو شاہِ مدینہ صلواہ اللہ علیکم
 یا نبی سلام علیکم
 یا حبیب سلام علیکم
 صلواہ اللہ علیکم

رب سلم علی رسول اللہ
 آرزو ہو کہ یہ ہم غریبوں کی
 مرحبا مرحبا رسول اللہ
 اپنی صورت دکھا رسول اللہ

اوسکی کشتی کو سوچ کا کیا غم
 جسکے ہیں نا خدا رسول اللہ

بند

کہتے ہیں آمنہ کے یہ فرزند جب ہوا
 پہر اوسکے بعد سجدہ خالق میں سر رکھا
 پہلے زبان سے کلمہ اسلام کو پڑھا
 انگشت کلمہ اپنے ادا کیا کر سوائے سما

کی عرض ایک ایک گنگار بجندے
 اہمست کو میرے اکر مرے غفار بخندے

ہرگز نہ جسم پاک پہ تھا خون کا اثر
 پیدا ہوئے تھے ناف پریدہ وہ خوش سیر
 مشغول بہر نورتے پاؤں سے تابہ سر
 اور نوری پیر ہیں تھا مقامات ستر پر

تشریف لائے خلق میں ختم کئے ہوئے

در بار حق سے مہر رسالت لئے ہوئے

حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہیں کہ ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش رحمت میں لیکر غائب ہو گیا اور منادی غیب ندا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چار طرف عالم کے لجاؤ اور تمام جن و انس اور ملائکہ کو آپ کا جمال جہان آرا دکھاؤ تا سب جاہلین کہ جو جو کمالات اور اہیا کو جدا جدا عنایت ہوئے تھے وہ سب مجبوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے۔ ترجمہ جمع بند

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بطنیاداری
اچھہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری

مشترک وصف بھی صد چند بڑے اور دن سے
پر کہا کرتے ہیں سمجھاتے سمجھنے کے لئے

جمع ہیں تجہ میں جو اوصاف کسی میں ہوئے
نہیں تشبیہ حقیقت میں کسی سے ہی تجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بطنیاداری
اچھہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری

آزما کر میرا دل مرا جگر دیکھ تو لے
بترے قربان مجھے ایک نظر دیکھ تو لے

میں بھی ایک عاشق بے کس ہوں ادھر دیکھ تو لے
کر کے پا کمال میرا گنہر دیکھ تو لے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بطنیاداری
اچھہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری

میں بھی ہوں شعلہ رخسار کے غمخواران میں

میں بھی ہوں برق تسم کے طلبکار و کھن

رات گزرے سے مجھ کو تھے انگار و نین	دیکھتے تھیں ہون اک تازہ گرفتار و نین
------------------------------------	--------------------------------------

حسن یوسف دم عیسیٰ پید مہیاداری اچھن تو بیان تہہ دارند تو تہسا داری

یہ حسین شیرت خور خید یہ غار من کلغام دیکھتے تھے جگہ زینجا اگر اسے مارہ کام	یہ عباس کے عربی اور یہ انداز خرام پہر تو ہوئے سے نہ لے حضرت یوسف کلام
---	--

حسن یوسف دم عیسیٰ پید مہیاداری اچھن تو بیان تہہ دارند تو تہسا داری

دل کو اسے شاہ تیرا ذکر بہت بہانا ہے جان کیا عضو ہر ایک لطف نیا پاتا ہے	کیا زبان پر دم تقریر مرزا آتا ہے درہ سجمل کا یہ دن رات چلا جاتا ہے
---	---

حسن یوسف دم عیسیٰ پید مہیاداری اچھن تو بیان تہہ دارند تو تہسا داری

رب سلم علی رسول اللہ مجھ کو مطلوب بس یہ ہر دو تھیں	مرحبا مرعبا رسول اللہ ایک خدا دوسرا رسول اللہ
---	--

اوسکی کشتی کو موج کا یک غم جسکے ہیں نا خدا رسول اللہ



حال رضاعت سلطان باکمال حبیب خوش جمال

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم

	بند	
اب تھوڑا دودھ پینے کا قصہ سناؤ کہیں		سب پر کلام شیریں کا دریا بہاؤن میں
نہین میں طفل سخن کو بہاؤن میں		فرماؤ گلک کوہ قلمندان سراؤن میں

	کاغذ کے آج گود کو بہروں میں اینچ کر	
	مضمون سیر صبح کا لے آؤن کہیں کر	

لکھا ہے مختصر یہ رضاعت کا ماجرا		جب نور حق نے مہر زمین پر قدم رکھا
تاہفت روز نوش کیا شیر والہ		رضاع کا سوئے ابائے نے یہ پایا مرتبہ

	بعد اوسکے پھر علیہ کی قسمت چمک گئی	
	اس عطر نو بہار سے گودی مہک گئی	

روایت ہے کہ وقت ولادت عبدالمطلب کعبہ شریف میں تھے کہ لکھیا خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم
میں سجدہ کیا اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اکبر آج خدائے تعالیٰ نے مجھے بتوں کی نجاست
سے پاک کیا اور ریل نامی جو ایک بت تھا سرنگوں ہو گیا یافت غیب کے آواز دی کہ آمنہ کے گھر
فرزند تولد ہوا اوسکے غسل کیا اسے ایک طشت زمرودین عالم قدس سے لاسے بہن اور وہ
فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین سے عبدالمطلب یہ ماجرا سنا کر متعجب ہوئے
اور آمنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اسے آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ نے کہا میں نے وضع حمل کیا

اور عجائب و افسانہ ہوا اس وقت دیکھے ستم بیان کئے عبد المطلب نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو مجھے دکھاؤ آئندہ کے کہا کہ تو اوس سے نہیں دیکھ سکتا محض سلطان غیبی کے ہاتھ سے کہ حق و ن
تک کوئی نہ دیکھے عبد المطلب پر غضب ہوئے۔ پھر

جہٹ مطلب نے کینچ کے تلوار یوں کہا
ورنہ میں اپنی جان کو یا بچھو ماروں گا

اتنی سی بات سننے ہی پس غصہ آگیا
جلد آئندہ تباہ سے کہاں سے وہ نہ لقا

گہر اس کے آئندہ نے کہا آکے دیکھ لو
وہ کیا ہے اوس سے کہیں وہاں جا کے دیکھ لو

پس مطلب ببال تجلہ ہوئے ہوا
اور دیکھیں اوس بہار دو عالم کی کچھ ضیا

جب آئندہ نے اوس کی تر کا پتا دیا
نزدیک تھا کہ ہو شجر آرزو ہرا

لیکن خزانہ چاہے تو کس طرح ملتا ہے
جب تک نہ اوس کا لطف ہو کب بول کہ ملتا ہے

بانی مہا مطلب سے ابھی تھوڑا فاصلہ
ایک شخص کینچ کر دہین تلوار آگیا

اوس برج کا کہ جہین تھا وہ ہر پر ضیا
پس وہاں راہ کے وہ دیکھتے ہیں کیا

نیو رہی چڑھا کے بولا اوپر کون آتا ہے
جا لوٹ جا کہاں کو تو اسے شخص جاتا ہے

جب عبد المطلب نے یہ ماجرا دیکھا تلوار ہاتھ سے گر پڑے اور ہمت سے ہٹا گئے اوس شخص نے

کہا کہ اسے عبد المطلب کہہ کر معلوم نہیں ہو سکا

ہر اک کے بیان نظر سہل اکبر گزر کرے جس پر کہ بار بار خدا کی نظر پڑے

الغرض عبد المطلب وہاں سے تشریف لیگے۔ بعد اوسکے لکھا ہے کہ ایک شبانہ روز تمام لوگ روئے زمین کی زبانیں بند ہو گئیں۔ اور وہ اسے مساوہ خشک ہو گیا۔ اور آتش فارس کی جو ایک مدت سے روشن تھی بجھ گئی۔

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم
میں کے ہن نا خدا رسول اللہ

جب یہ خبر فرحت اثر تمام عالم میں مشہور ہوئی کہ آج سلطان کوئین شہنشاہ دارین نے اپنے قدم فیض نزوم سے اس جہان کو شاداب فرمایا تو جو جو ملائکہ ہمراہ جبریل علیہ السلام واسطے استقبال سید عالم رسول اکرم آئے تھے گر دلاوت مبارک سے ہمیز تھے جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے جبریل یہ تو بتاؤ کہ آج کی رات کونسا منہ نقاب پید ہوا ہے کہ جسکی وجہ سے کل ملائکہ کو تعظیم کا حکم ہے جبریل نے کہا کہ یہ ذات باریہ امر الہی ہے کہ انی اعلم ما لا تعلمون باعث کوئین دنیا و دین سید پاک صاحب ولایت نے ظہور اجلال فرمایا ہے جگہ جگہ مشتاقوں کا ہجوم ہے سب کبابی کی دہرم سے ایک سر جہاں سے ایک ہجوم ہن میں ہوش گنوا ہے کوئی مایوس نہ کرے کوئی حاضر کوئی مطلع جان کی پھاوڑے منتظر کوئی کہتا ہے کہ آج اپنی آنکھیں آپ کے قدموں پر نون کا کسی کا قول ہے آج دامن پر مچل مچل کر ایک ایک مرادوں کا اور کوئی مشتاق بادل بقیاب دیدہ ہر آب پر نیاز جھکا ہے

دست طلب پہلائے بقرار ہو کر یوں عرض کر رہا ہے۔

یقین ہو لفت

اک بار پہرا ہے قانہ بر انداز گنا ہے
یار ہون از چشم فسون ساز گنا ہے
مرتا ہے ترا عاشق جان باز گنا ہے

دزدیدہ فگن دی بہن از ناز گنا ہے
قربان گنا ہے تو شوم باز گنا ہے

سُروٹ نظارہ کوئی بادیدہ دا ہے
مجدوب کی صورت کوئی بڑ مار دا ہے
بچو د کوئی نسبت گناہ گڑا ہے
القصد ہر اک شخص کے لب پر یہ صدا ہے

دزدیدہ فگن دی بہن از ناز گنا ہے
قربان گنا ہے تو شوم باز گنا ہے

بیٹھا ہوں اسی حال میں بادیدہ دا ہے
جانم بلیم میرسد ہر بار نہ آ ہے
شاید کہ گذر ہو ترا اس راہ سے گنا ہے
ہر بار بہن تو نہ سہی گنا ہے بگنا ہے

دزدیدہ فگن دی بہن از ناز گنا ہے
قربان گنا ہے تو شوم باز گنا ہے

مانز غبری آنکھوں کا ستانہ ہے کوئی
شمع رخ پُر نور کا پردانہ ہے کوئی

برق شمر طور کا دوا نہ سے کوئی
یون نالہ کنان پر روز خانہ سے کوئی

وز دیدہ فگندی بن از ناز گنا سے
قربان گنا سے تو شوم باز گنا سے

کتا سے کوئی بندہ بیزر ہون تھارا
چلا تا سے کوئی مری جانب ہوا اشارا
فریاد کوئی کرتا سے یون نظرون کا مارا
شامان چہ عجب گر بہ نواز نہ گدارا

وز دیدہ فگندی بن از ناز گنا سے
قربان گنا سے تو شوم باز گنا سے

یان تیر نظر ہوا اک کان دار ادھر بھی
قربان تیرے اسے سرے دلدار ادھر بھی
یان خنجر ابرو کا ہو ایک دار ادھر بھی
رہ جائے نہ یہ طالب دیدار ادھر بھی

وز دیدہ فگندی بن از ناز گنا سے
قربان گنا سے تو شوم باز گنا سے

دیکھا تو دریا پر نہکا سے بر پا
جان باز دن کا جھگڑے دل آزار و نکاسیلہ
بسماعل کوئی بدم کوئی اور کوئی سیکتا
اور کوئی جگر تمام کے یون کرتا سے نالہ

وز دیدہ فگندی بن از ناز گنا سے
قربان گنا سے تو شوم باز گنا سے

محمد عربی کا نہیں کوئی ثانی
کہ حبلی عینی دوسری کین ہیں در بانی

یلا کے درگہ والا مین بخند ہی اُست | اک خدا نے محمد کی کیسی مہمانی

بیان معراج شریف آنحضرت

بندہ

اب کچھ بہانہ کیجئے معراج کا بیان | جبریل کو بلائے ہر اہی کو بہان
اور کیجئے حبس دین خود فرشتگان | گھر بیٹھے کہنے پیر گلستان لاسکان

عرش برین پر جاسے رفعت کی شکل سے | دیوند آج مرغ کا کر دیجئے اصل سے

شکل براق اسب قلم کو بنائے | طبع رسا کے برق کو جوت دکھائے
کا غنہ بہ رنگ صبح عیان کا چھائے | رحمت پہ کر دگار کے تکیہ لگائے

دربار گہریا کا بیان حال کیجئے بڑے | وصف حبیب حق کا عیان حال کیجئے

راوی نے یوں حقیقت معراج سے لکھی | تہی بست و ہفت ماہ رجب رات پیر کی
اور بار ہویں تہی سال نبوت کی واقعی | تھے گہرین اُمتان کے وہ نور امیر دی

حکم آیا یوں امین کو حق کی جناب سے

اسطرح سے ہوئے وہ مشرق خطاب کے

کہ اسے جبریل اُجلی رات گوشہ طاعت اور راویہ عبادت چھوڑ کر کمر خدشکاری کی مضبوط
باندہ تاج فرمانبرداری کا سر پہرہ رکھ موہ چل سعادت کا ہاتھ ملین لے لے گا میل سے کہہ کہ
بائنراذراق ہاتھ سے رکھ دے غرائیل قبض ارواح موقوف کرے اسرائیل صور
چھوڑ دے مشرق سے مغرب تک سب مردوں کا عذاب اڑھا لیا جاوے آسمانوں
پر نو بتین صدق و صفائی بچین فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات سموات پہنچا بین
صحن آسمان دنیا کو جادوب شمس آفتاب کے جہاز کشیدہ صحرا اور گلاب روز سے
دھوین عرش کو لباس زرہ گزار پہنائیں سر نہ شب قدر کو اکب کی آنکھوں میں لگاؤ مالک دروازہ
دوزخ بند کر کے قفل تسکین لگا دے خوران جنت آراستہ ہو کر انگلیشیان عود عہر کی
سلگائیں کششیاں جواہرات بیش بہا کی تیار کولائیں آفتاب نکلنے سے پانی چلنے
سے افلاک گردش سے ہوا جنبش سے باز رہے اور ستر ہزار فرشتے اپنے ہمراہ لیکر
بہشت عمیر سرشت میں جا میں اور وہاں سے ایک براق برق خرام انتخاب کر کے
سرزمین مغرب میں بنی ہاشمون میں بنی عبد المطلب کے قبائل میں گذر کر اون میں
ایک جوان سے جو سر و قد ماہ عطر و مشطر نہرہ پیکر آفتاب عالم بہرام حشم مشتری
ویدار کیوان مقدار سید ابرار رسول پروردگار کے بالین پر بادب نام یون عرض کر کے

غزل

نہ کیجئے دیر وہ کچھ بقیار بیٹھے ہیں
مہتاب سے واسطے ارنی بکار بیٹھے ہیں
ہم اونکی دید کے اسید وار بیٹھے ہیں
ہم اپنا حاتمہ ہستی او مار بیٹھے ہیں

چلو تو عرش پہ وہ انتظار بیٹھے ہیں
تجلی آئے دکھاؤ کہا یہ موسیٰ نے
خلیل کہتے تھے رب جلیل سے آتا
فلجہ تجہ میں ہوئے کب رہی اوہر کی خبر

قسم قرآن میں کہائی ہے جسکے گیسو کی
نقاب رخ سے اڑھا دیکھے خدا کی قسم

وہ آج کاکے شکلین سوار بیٹھے ہیں
ادھر تو میں ہوں اُدھر اور چار بیٹھے ہیں

الغرض جبریل علیہ السلام بہشت میں براق کے واسطے آئے چالیس ہزار براق چمنستان
خلد میں چرتے دکھائی دئے اُن میں سے ایک براق کو دیکھا کہ دریا سے شریک آنکھوں
سے جاری ہے اور فرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح ہفتارہ ہی ہے۔

غزل

مچل رہا ہوں دل زار مصطفیٰ کیلئے
فنا ہمارے لئے اور ہم فنا کے لئے
خدا نبی کے لئے اور نبی خدا کے لئے
ترپ رہا ہوں جدائی سے یا رسول اللہ
زمین مدینہ کی ہی جو منے کے قابل ہے
نہ چوڑ جاؤ تم اسے زائرانِ روضہ پاک
میں شوقِ مدینہ میں مرتا ہوں یا رسول اللہ
مریضیں جھپڑتی ہیں یہ ہے علاج میرا
پس فنا ہی جو آنکھیں میری ہیں واپس
الہی ہم ہی فنا کے رسول ہو جائیں

مدینہ محبو دکھا اسے فلک خدا کے لئے
بقا تمہارے لئے اور تم بقا کے لئے
ہوئی ہے زینت کوہِ نبی مصطفیٰ کے لئے
ادھر ہی ہو کہیں چشمِ کرم خدا کے لئے
کہ ان سے بوسہ حضرت کے کفش پا کے لئے
مجھے بھی ساتھ ہی لیل و ناز خدا کے لئے
دکھا دو محبو رخ پر صنیا خدا کے لئے
سیح نفست نبی پڑھ مرے شفا کے لئے
تس رہے ہیں یہ وہ دارِ مصطفیٰ کے لئے
و غایہ کرتے ہیں اہلِ رشتا بقا کے لئے

چلو چلے ہو کعبہ کو تو چلو بسمل
بتانِ ہند کو چوڑو کہیں خدا کے لئے

ابھی اوس براق کی آہ وزاری کم نہوئی تھی کہ دریا سے التور جوش میں آیا اور اپنی

سوج قدرت کا تماشہ دکھایا آواز آئی کہ اے جبریل اسوقت عاجزی اس براق سراپا
اشتیاق کی پسند آئی لہذا ہم نے اپنے حبیب کی سواری کو اسی براق کو پسند کیا۔
روح الدین نے یہ مشرودہ جانفزا براق کو سنایا براق سنتے ہی آپے میں نہ سمایا اور کہنے
لگا کہ اے جبریل یہ تو بتاؤ کہ اسوقت جناب سرور کائنات کہاں تشریف فرما ہیں روح
الدین نے کہا کہ تو نہیں جانتا اے براق۔ اگر چشم بینا کہتا ہے تو جان لے۔ غزل

سید ابرار مدینہ میں

جلوہ دیدار مدینہ میں

دہ شہ ابرار مدینہ میں

ایک وفادار مدینہ میں

عام یہ دربار مدینہ میں

دین کا سردار مدینہ میں

دھونڈتے ہو طور یہ کیا ای کلیم

قبضہ میں ہے جسکے قضا و قدر

جتنے ہمیں محبوب وہ سب ہو فنا

جلد جلو جلو ز اسرود

مجبوہی لے چل کہیں جلدی فلک

مجمع اغیا مدینہ میں

القصہ جبریل امین ادس براق کو لیکر خلوت خانہ بیہوش کا شانہ میں آئے اور ادس گلزار رسالت
کو خواب راحت میں پاکر جگاتی میں تامل کیا درگاہ باری سے الہام ہوا کہ اپنا منہ ہمارے حبیب
کے پاؤں سے ملو اور یہ زبان پر لاؤ کہ خدا کے پاک ارشاد فرماتا ہے غزل

ہم جلوہ تمہیں آج دکھائے ہیں محمدؐ

رتبہ ترا ہم سے بڑھائے ہیں محمدؐ

جلد آئے محبوب بنائے ہیں محمدؐ

بلو کے تجھے عرش سعلی پہ پیارے

بہل کو کوئی آ کے یہ لکھ سناے

پہلے جبکہ مدینے میں بلا تے ہیں محمدؐ

چونکہ ترکیب حضرت جبریل علیہ السلام کی کافور سے تھی حیو قوت کہ اگر سردی کا ہو بچا آپ نے
چشم مبارک کھول دی دیکھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام استاد ہیں روح الامین نے مژدہ
طلب الہی ہو بچایا آپ نے ارادہ طہارت فرمایا حکم ہوا کہ اسے جبریل سر سے حبیب کو آب کو شرا
سے ننلا ہنور بند قبا و تلمہ گریبان و انہو اتنا کہ رضوان دوسرا حیان یا قوت کی اور ایک طشت
زمرہ کا لیکر حاضر ہوا جبریل علیہ السلام نے آپ کو ننلا یا اور حلو نور بشتی پہنایا عمامہ نورانی
آپ کے سر مبارک پر باندھا اور داسے نورانی اڑھائی نعلین سبز بڑے مبارک میں پہنائیں
پسکا کر سے باندھا تازیانہ زمرہ دین ہاتھ میں دیا۔ اوس وقت آپ کا حسن دلکش کچھ اور بھی
عالم دکھا رہا تھا جبریل امین اگر اسطرح کہنے لگے۔ غزل۔

اور اس سے بھی سواد کیا تجھے
دیکھنے کو بار بار دیکھا تجھے
ایک نظر دیکھا تو کیا دیکھا تجھے
اسے نگاہ دلربا دیکھا تجھے

صورت نور خدا دیکھا تجھے
آج کا انداز ہی کچھ اور ہے
حسن کے جلوہ نے بخود کر دیا
تو نے آخرے لئے قلب جگر

کوئی حسرت اب نہیں دل میں رہی
ہم کو سب کچھ مل گیا دیکھا تجھے

پھر جبریل علیہ السلام نے اوس براق کو لا کر یون کھڑا کیا تو۔ بند

تم تم کے نگہت چمن آتی سے جطرح
جون شمع سوئے اجمن آتی سے جطرح

آیا براق یون دوامن آتی سے جطرح
تصویر آہوئے ختن آتی سے جطرح

پیشانی پر تھا آئینہ اسری لکھا ہوا
سینہ پہ تھا وانی فتلی لکھا ہوا

جلد بدن کو صورت برگ سمن کہوں
سوئی سے اوسکے دانت صدف ساہن کہوں

سیمین بدن کہوں کہ اوسے گل بدن کہوں
چشم سید کو چشم غزال ختن کہوں

برہجائے منزلون دم پرواز طیر سے
گردون پہ تھادہ کو کب سیکرہ سیر سے

ہر پہ تھاپہ لطف کہ سنبل سے بڑھ گیا
شوخی پہ آگیا تو تسلسل سے بڑھ گیا

خوشبو میں ہم عطر نشان گل سے بڑھ گیا
ہونچا ہوتا یہ جزو قدم گل سے بڑھ گیا

عقاری گرد پیر کے نہ عرش آشیان ہوا
دریا قدم پہ گر کے اوسے کے روان ہوا

جبریل کا خیال بھی پائے نہ جھلے گرد
عقاری مہر و کباب نہ آسا فلک نورد

ہنگامہ گرم خیزی آتش کا اوس سے سرد
وہم حکم سے ہی سبک تاز بون میں نورد

اعجاز کا ظہور تھا چشم سیاہ سے
شوخی یہ کہہ رہی تھی چل آگے نگاہ سے

جناب سرور کائنات براق کو دیکھتے ہی چشم مبارک میں آنسو بہلائے خطاب ہوا کہ
اے جبریل یہ وقت عیش و کامرائی کا ہے میرے حبیب سے دریافت کر کہ ایسے

وقت میں باعث رنج و ملال کیا ہے آپ نے عرض کیا بند

بچہ روشن سے الٹی کہ مجھے فکر ہے کیا
عمر بھر خاک بس سوجھ میں اُس کے رہا

رنج سے کس کا الم کس کا یہ غم کس کا
میں نے سجدہ میں سدا انکے لئے کی ہر دعا

دل و جان سے مجھے منظور و رحمت انکی
اپنے بچوں سے فرزون تر ہی محبت انکی

کا۔ بچے آمین گے محشر میں رسولان ہر تہر
ہوں میں اس فکر میں و نرات نہایت مضطر

کون دان است بیکس کی مری لگا جگر
بخشد سے انکو الٹی کہ یہ ہیں خاک بسر

یاد رہی نیکی یارب یہ عنایات تیری
ورنہ کیا کام یہ آ نیکی ملاقات تیری

بس اسی وقت حکم باری ہوا - بند

آئے راز کا اپنے تمہیں محرم کر دوں
خلوت خاص میں سب علم و عمل دم کر دوں

فکر اعمال سے اُس کے میں بیغم کر دوں
اپنا مختار تمہیں شافع عالم کر دوں

راز مخفی کا ہم اپنے تمہیں ہر راز کریں
ہر سے تم ناز کر دو ہم تمہیں ممتاز کریں

آج یا شک ترا محبوب جو آتا ہو گا

اور تیرے ساتھ اگر سارا زمانہ ہو گا

سے یقین سے گناہوں کا ٹھکانہ ہو گا	تیرا آنا عفو کرنے کا بہانا ہو گا
	اوند کے اعمال نہ محضیرین شہاد پہنوں گا رُونمائی میں تمہارے اونہیں جنت دو لگا
پہر تو گھوڑے پر دو عالم کا وہ سرتاج چڑھا کوئی نعلین مبارک کو ہٹا سر پر دھرتا	چار جانب سے اوٹھا شور کہ اسے صل علی کوئی قدموں کی بلا لیکے یہ اوسم بولا
	آج خالق کا تجھے پیار مبارک ہووے تجھ کو اللہ کا دیدار مبارک ہووے
ترجیع بند	
بسیو آج پونو لگا چند رمان سکھی بن کسی اُجاری سے لگے باجے دھوم سے بلجے یہ برات کا ہو کی باری سے	چون دیس میں برس میں دیا ہی سگری جگ میں اُجاری سبھی آؤ کہ نگر چلین بنی جنکی آج طیاری سے
	نعلی العلاء بکمالہ کشف الدجا بکمالہ حسنت جمیع فضائلہ صلوا علیہ والہ
سکھی آج رات ری ہوئی جو تھی سرک سراج نا وہ تلوک نا تہ جکتے ہیں نہیں جانت ہوں جانت کہ	اونہیں لینے قدسیان آئی ہیں وہ بٹی ہیں بکالہ کے تھان کوئی کھریا نہ کھی سے پرت یہ موری ہر دے مان
	نعلی العلاء بکمالہ کشف الدجا بکمالہ

حسنت جمیع و فضالہ صلوة علیہ و آلہ

سکھی جات ہیں اندر لوگ کوئی پیار جو اسوار ہو
ملکوت بولیں ہیں ہر فو کہ ترنگ جلدی بڑا ہو

اری آوری درشن پائی بڑے بہاگ ہیں ہر چہ
جبریل متابی ہر چہ ہمارا ج شامی کے جی کو

نفلے العلاء کمالہ کشف الہ جا بجا لہ

حسنت جمیع و فضالہ صلوة علیہ و آلہ

بیٹے جب سوار ترنگ پر تو فرشتے بول اٹھ جی مری
ہمارا ج مانتا ہوں تم یہ دایہ کو نہ دیا مری

کما سس نے سیں نامی کے سوری بہاگ جلی مری
دو میں چرن لگائے کے بلہار میری مری

نفلے العلاء کمالہ کشف الہ جا بجا لہ

حسنت جمیع و فضالہ صلوة علیہ و آلہ

سکھی اندر لوگ ترنگ سو براق نام و ہوا دسم
نی جی کے سیں کٹ دہر و او نہیں گہرے ٹہیا لہ

اگلی تیج متین مال ہو وہ انیک برون لایو سہ
چون اور سے ملکوتی یہ بھن بہا کو سنا یو سہ

نفلے العلاء کمالہ کشف الہ جا بجا لہ

حسنت جمیع و فضالہ صلوة علیہ و آلہ

سکھی او نگاہن کا کہوں کہ وہ کہہ میں ریش دیکھے
وہ تو ہیں محمد سے طیفہ اد نہیں سکھی لیا سہا سہ

اکی بات منہ سے بت نہیں جیائے تر تر ڈرای سہ
یہ رفیق چرنی بہکاری ہر او نہیں کا ہی منگل گاہے

نفلے العلاء کمالہ کشف الہ جا بجا لہ

حسنت جمیع و خصالہ صلو علیہ وآلہ

نقل سے کہ اس رات کو شتر مزار فرشتے جانب راست اور اسی مزار فرشتے جانب چپ ایک ایک شمع ہاتھ میں لئے ہوئے قدم قدم پر روشنی دکھاتا جاتا تھا اور صلی علی کا شور بلند تھا اور قدسیوں کی زبان پر یہ کلام فرحت انجام تھا

غزل

سہی انبیا اولیا غوث و قطب آپس میں دہرم مجاہد تہین
چلو احمد مسیم کے درہن مان اب احد کا جلوہ دکھاوت ہین
ہو اشوق خدا کو چومنے کا تو پیام حبیب کو یوں پہنچا
لجھے آؤ وئی فتلائی تمہیں جاہنے واسے بلاوت مہین
کوئی عرش پہ فرشتی بچکے رہو کو دوز کی باقی جلائے رہو، مہرا جلی رہیں سہانی پہلی جبریل براق سجاوت
ذرا شان الہی دیکھو تو کسے رتبہ آپ کا ایسا ملا
جبریل امین منہ تلوؤن سے مل نل کے بنی کو جکاوت ہین
وہ عبا عربی وہ قبا مدنی وہ غامہ نور کا سر پہ
وہ سے چکا کر میں نبوت کا سب دیکھ کے سبس بواوت ہین
وہ دون زلفین سورہ لیل ہین وہ گمر کی واضح جیسے چمک
سر پاک پہ تاج سے پسین کا سنو صل علی سب گادت ہین
سہی حورین مل مل بات کرین یہ تن سن ہمد و ہین لیو
سبکی انی انالی بانسریا یادہ شام ہماری بجاوت ہین

الحاصل جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم راہ کے عجائبات و غرائبات ملا حظہ

فرماتے ہوئے۔ پہلے بیت المقدس میں پہنچے وہاں کل انبیاء آپ کے استقبال کی واسطے
 موجود تھے جبریل علیہ السلام نے براق کو حلقہ در سے باندھا اور اذان کہی اور آنحضرت
 صلی اللہ کو امام کیا بند

پہچے صفین نماز کو آراستہ تمام
 طاعت میں وہ حضور کے آگے خدا کا کام

آگے ہوئے امام رسول فلک مقام
 تسبیح سوتیوں کے وہ در یتیم امام

شمس ذرا کسی کو سوائے یقین نہ تھا
 کلمہ کے سب حرف تھے نقطہ کہیں نہ تھا

سجدہ جس میں فرشتے فیوض خدا تمام
 ساتی سے مل گئے وہ پیا سرفست کا تمام

سب مقتدی بنی تھے حبیب خدا امام
 تکبیر کر کے لگے زبان سے خدا کا نام

پیش مکان دل چاہی دلکشائے محمد
 الحمد بڑے اپنے پانی بوائے محمد

سب اہل گئے تو نقش دہلی کا مٹا دیا
 تھے لامکان پہ سجدہ کہیں جب سر جکا دیا

اوستے جو ہاتھ پر وہ وعدت اٹھا دیا
 تو سین کا رکوع میں عالم دکھا دیا

تحفہ لا قبول کا رب انام سے
 ہٹے شفیع روز قیامت قیام سے

بعد نماز کے سب پیغمبروں نے زبان ستائش کر لی دولت بقیاس رولی بعد شکر گزاری

باری تعالیٰ آپ کی شاکلی اور حالت ذوق و شوق میں اسطرح کا خمس

جگ اوتارن ریتر و نام تو ہے ساچو بنی
بولی لولا کلماتو بہت ٹھیک پہی
تو رہی کارن یہ چر تر بہو دنیا میں سہی
مرحبا سید کی مدنی العزلی

دل و جان بعد فدا یہ عجب خوش بقی

چوے حور و نئے چران آئی ملک سین جیکا
بہولاپن دیکھ تر اہم سے رہنے یہ کہا
جب تو آگاس پہ جادوہم سے پل میں پہونچا
نسبت نیست بنات تو بنی آدم را

بر تراز عالم و ام تو چہ عالی نسبی

تو سا جگ میں نہیں کوئی نہوا پاس نہ دور
سارے ست بیٹھے جو شرب میں رہو تیرا نور
گیان اور وہیان دیا اور دم میں بہر پلاہ
ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قران بزبان عربی

جب بہونیک نہوت میں بنی تیر و جنم
تو ہے عیسیٰ ترے درشن سے یہ بولی مرکم
چندر سورج کی بھی جوت تری جوت سے کم
سن بیدل بکمال تو عجب جہرا نم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

نہا پے میں مچی دہوم یہ تری گھر گھر
تو ہی کو شرکو دہنی جاسکے ڈہلی ہیں چتر

دیکھ درشن تیرا مین ہی یہ کہوں جو کے کر

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اسے قریشی بختی ہاشمی و سطلبی

تو نے آکاس پہ پریت یوں پہن مین پاک
بوئے اوتاری بنی تو سہو دیکھ کہ اسی سرور پاک

جیسے عینک سے نکس جاتے ہیں چلاک
شب سراج عروج تو گزشتہ ار اطلاق

بقا سید سیدی زرد سحر بنی

تو رہے درشن کو نذر کی ہر پٹ آکس لگی
دے تو ایک پہل سوئے جس سے کہ یہ دیکھ جا بھی

سے دواور دکی دکھ کی یہی بیماری کی
سیدی ہانت جیہی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درملن طلبی

الغرض جب آسمان اوّل پر پہنچے تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں
نے اپنی مہر دل افروز کی جگہ کی ہوئی پیشانی کا بڑے پیار سے بوسہ لیا اور دیدار برکت آثار سے
خوش ہو کر زبان شوق سے یوں فرماتے لگے۔ غزل

دیکھو حبیب کیم با ہمیں ہر ان
با صد ادائے دلیری جاتے سو کر لامکان

نکسین دہائے حزن تاب و توان خشکان
یہ بات عیسیٰ مین کہان یہ حسن پوش مین کہان

سلطانِ خوبان میرود ہر سوچوم عاشقان
چاک سواران یکطرف سکین گداہان یکطرف

آئے ہیں اونکو دیکھنے سب عاشقان نیم جان	کوئی طبیبان سے خاک پر آنسو کسی کے ہیں دوان
دل کو سنبھالے سے کوئی اور کوئی کرتا ہر نشان	اوس جلوہ گاہ ناز میں سے مجمع حسرت کشان

سلطان خوبان میر و دہر سوچم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

اوس مہر رفت کے لئے چکر میں ہیں ہفت آسمان	اوس راہ طلعت کے لئے مضطرب ہیں عان قدسیان
اوس رنگ سیر کے لئے مشاق ہیں سب و نشان	اوس پاک صورت کے لئے بیتا ہے سارا جہان

سلطان خوبان میر و دہر سوچم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

نکلا سے بیکر شام کو گھر سے میرا بانگ جوان	رکھی سے فرق پاک پرتاج شکوہ غرض شان
بکھرے ہیں گورے گال پر وہ کیسویں عبرت نشان	عشاق دل تہا میں ہوئے یوں کرتے جاہن نیاں

سلطان خوبان میر و دہر سوچم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

الفصل آجے آسمان اول پر نہایت پاکیزہ اور خوبصورت فرشتوں کا ایک گروہ دیکھا کہ وہ سب تسبیح میں مشغول تھے۔ غرض کہ آپ اس طرح سیر کرتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پہنچے کہ وہ مقام خاص روح الامین کا ہے جس روح الامین نے اس طرح عرض کیا

سید

در گاہ کبریا میں فقط آپ ہی جاسے
بائیں خدا کی سنے اور اپنی سناسے

است کو اپنی یا شدہ میں بخشوا سے
ہو چون میں اور میں مقام میں کیونکر تبا سے

جانا یہاں سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائیں پر فرشتوں کے یہ وہ مقام ہے

ہیت سے کا بننے لگے باز و میرے تمام
اللہ سے اور تم سے وہاں ہو گئے کلام

رضت میں اس سبب سے ہوا سید نام
ایسی جگہ پر کہ ہے پہلا دوسرے کا کام

جانا یہاں سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائیں پر فرشتوں کے یہ وہ مقام ہے

غرض کہ آپ سدرۃ المنتہی سے تنہا چلے اور ہزاروں پردے حجاب کے طے کئے یہاں تک
کہ براق بھی رہنا سے رہ گیا پر رفعت آیا وہ بھی عرش تک پہنچا کر ہو گیا پروان سے قاب قوسین
آو ادنیٰ کے خلوت خانہ میں ہو چکر ماحول الی عیدۃ فاوحیٰ کے محرم اسرار ہوئے۔ غزل

درجہ قرب دنی و قندی تیرا
کرسی دلوح تری عرش عالی تیرا
علت غامی کو بین بنا کر تجھ کو
جان لولاک سے تو شان تری خلق فطرم
سوت لعلیک دلیل شرف اثروت کل
عند لیب کل رخسار محمد بن کر
سینہ گنجینہ اسرار خداوند کریم

قاب قوسین سے ایک درجہ ادنیٰ تیرا
عرش کیا چیز سے خود ایزد اعلیٰ تیرا
لفظ کن بول اوٹھا عاشق شہد امیرا
لقب خاص بشیر و ادبہ برا تیرا
ہل الی تاج سراقہ س دلا تیرا
نمرفہ سخن بنا خالق بکتا تیرا
سکن عشق خدا قلب مصفا تیرا

مرغن عشق بی محک و خوشامرے نصیب	دل میں سے عشق تیرا سر میں سے سودا تیرا
--------------------------------	--

حافظ خستہ کو اے غم ریل نظر کل ابتو دکھا گند خضر تیرا

اس مقام قریب اختصاص میں یہ قدرت نے اپنے فیض بہرے سپنے کو نور سے
معمور کر دیا اور علم اولین و آخرین آپ کو ملا پھر ایسے مقام پر پہنچے کہ عالم قدم سے قدم
تن سے تن دل سے دل جان سے بھیر ہوا عالم طالب قدم قدم جو یا سے تن تن
خواہان دل دل متلاشی جان تھا۔ مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ جب خواجہ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم مقام قریب پر پہنچے خطاب بخشا ابسطا سنا کہ اے محمدؐ دستور ہے کہ جب
کوئے حبیب دور و دور از سفر سے اپنے وطن کو جاتا ہے اس کو اپنے احباب کے لئے
کیا تحفہ لایا۔ بند

کی عرض یہ حبیب خدا ہے کہ اے خدا پر خالی ہاتھ بیان ہی نہیں آیا ^{مصطفیٰ}	تو خود غنی ہے کیا ہے کمی تجھ کو کبریا تحفہ تیرے حضور میں لایا ہے ایک نیا
--	---

اُس سے جو خطائیں کہ غفلت میں ہیں ہون تقصیر اون کی ساق تو کر رب العالمین
--

پس اسی وقت ارشاد باری ہوا۔

ایات

<p>ہوا ارشاد کہ جا بختہ یا اُست، کو تری اُست کے بس اب چاہتے والے ہم ہیں ہم کو سب بات تری آج خوش آئی پیار سے جسے چاہو اسے بخشا لو اسیدم پیار سے</p>	<p>مژدہ یہ میری طرف سے یہ سنا اُست کو تو جو بخشا تاں سے تو بخشنے والے ہم ہیں جانتے کرو یا تختہ خدائی پیار سے کیا کوئی اب ترے رتبے میں پہلا دم مارے</p>
--	--

جب بشارت رحم انگین کہم غیبی نے سنا تو حضرت نے اس تعمیل کے شکر میں یہ یہ
آنجناب السد والصورہ بارگاہ خداوند میں پیش کیا بجواب اللہام ہوا کہ السلام علیک
ایہا ابی ورحمۃ اللہ برکاتہ جب حضرت نے خطاب سلام ورحمت خاص اپنے لئے سنا اور
است عاصی کا کچھ ذکر نہ آیا بادل بیتاب ہو کر زبان گوہر نشان سے السلام علیہا علی عیار
الصالحین۔ کہہ کر امت مرقوسہ کو بھی دولت رحمت میں شریک فرمایا لانکہ ملکوتی نے سنا کہ ایسے
قرب و اختصاص میں نبی کریم رسول رحیم اُست دل شکستہ کو نہ بہوے جو آوارہ مدح و
ثناء رسول بلند کیا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد عبد رسول جب وقت رحمت
قریب ہوا ارشاد ہوا جو عشت خاک بجانب قدس تری ذات سے اگر تو عالم خاک پر
رونی بخش ہو گا کون ہدایت اونکی کر لگا پس خلعت وقت مرحمت ہوا اور ارشاد ہوا۔ خمس

<p>سبارک ہوا سے عرش پر آئو والے ذرا سنہ تو دکھلا دے دکھلانے والے</p>	<p>نہیں تو ہو قرب خدا پانے والے میں صدقے ترے زلف لگانے والے</p>
--	---

دل عاشق زار او لہانے والے

<p>سے نظروں نے تیری مجھے آج مارا عرش کرنا روشن قدم سے دوبارا</p>	<p>ہوا میرا دل تیری فرقت سے پارا پہر آٹا اوہر بھی یہ گھر سے تھارا</p>
--	---

میرے دل طہیرہ کے تر پائو والے

فرشتوں کی حاضر جماعت بھی ہوگی
میں تہانہ آؤ گا است بھی ہوگی

بنیون میں نیری اداست بھی ہوگی
یہ شکر کہا تیری رحمت بھی ہوگی

درا مجھے سن لے او بلو اینوالے

میں جنت میں دو گنا اونہیں ایک ایک گھر
ہوا پھر یہ ارشاد اسے میرے دلیر

کرو غم نہ اُست کا ز ہمارے دور
وہ بندے ہیں میرے تو اون کا پیغمبر

قیامت کو لانا اسے لایوالے

اور عثمان و حیدر یہ کہتے تھے شامل
ہزاروں ترپتے ہیں لاکھوں ہیں لستہل

ابو بکر عمر و نون تہا مے ہوئے دل
فرن سے یہ آواز آتی تھی مائل

تہیں پر تہا می قسم کہا یوالے

عرض کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولت و حال سے مالا مال اور نعمت ہمکلامی سے خوش حال
ہو کر عرم محترم میں تشریف لائے دیکھا تو رنجبر حمزہ بدستور ملتی تھی اور لیتر استراحت او سیطیح
گرم تھا طبع کو حال سراج کا یاروں سے بیان فرمایا بخش امت کا مژدہ سنایا سب کے دلوں کو
خوشی سے مثل گل کہلایا مہیا خستہ کے زبان پر آیا غزل

ہمارے دلین چہ کہ یہ راہی حسرت محمد کی
ہمارے دلکو ترپانے کی الفت محمد کی
بکار اول میرا دے یا خدا الفت محمد کی

پسند آئی نہ کوئی شکل پر صورت محمد کی
دینے کی طرف لوگوں کو جب جانی ہو دیکھا
گلوں نے رنگ تاروں کے صیادہ زار ازل کی

لحد سے اسی فرشتہ تم کہان جاتے ہو بیٹو یہی
مجھے کو اسی فنثار قبر صدے دی دیتا دے

ذرا تسکین ہو باتیں کرو حضرت محمد کی
ذرا دل کو پاتا اس میں سے حسرت محمد کی

نہ ہم دور رخ میں جا بیگے نہ ہم خست میں جا بیگے
بکھرے دیکھا کر بیگے حشر میں صوف محمد کی

اب سلم علی رسول اللہ مرعبا مرعبا رسول اللہ
او سلی کشتی کو موج کا کیا غم جسکے ہیں نا خدا رسول اللہ

مجبو مطلوب پس یہی دو مین
اک خدا و سرار رسول اللہ

قطرہ تاج از جناب مولوی سید نظام الدین صاحب نظام
گلشن آبادی مصاحب نوا انصاحب والے چا و زہ

بچو وہون میں یہ عشق بنی امین تو کیا ہوا
حشر کے رات دن سری مشت غبار کو
میں کعبہ شریف سمجھ کر دین طواف
چھیرا ہے آج حضرت کسمل کے خیر سے
حیران ہوں میں صفائی غزل ہا ہوتے سے
ہر شجر پر سے دھندل اہل حال کو

خود ہی خدا سے عاشق زار محمد سی
ہو فرش راہ شہر و دیار محمد سی
آنکھوں سے دیکھ لوں جو مزار محمد سی
در پردہ ساز نفیہ تار محمد سی
سے صفحہ صفحہ آئینہ دار محمد سی
پیش نظر سے نقش و نگار محمد سی

مطبوع طبع سے سن مہری جو ہر طبع
لکھو و نظام . باغ و بہار محمد سی

فہرست کتب موجودہ الہی پریس اگرہ

۳۳	فیضان عشق	۱۰	سجود الہی	۱۰	جام کو شریف	۱۰	مولود خواجہ بزرگ سرور
۳۳	آثار محشر	۱۰	معجزہ ہرئی و شیرنی	۱۰	بہار عذر تصنیف مولیٰ صاحب	۱۰	گلین جنت و حالات
۱۰	زاد عقبی	۵	مجموعہ معجزات	۱۰	فضائل غوثیہ	۱۰	خواجہ حسین الدین چشتی رحمۃ
۱۰	روایت بسم اللہ	۱۰	بنجم الضیاء	۱۰	اعجاز غوثیہ	۱۰	اللہ علیہ قیامت
۲۲	معجزہ انگشتی	۱۰	بہار ولادت سہ ماہی کا پیل	۵	مناقب غوثیہ	۱۰	ستفوق سیلا و شریف
۱۰	ظہور قدرت	۱۰	مجموعہ وفات نامہ	۱۰	کرامات غوثیہ	۱۰	تحفہ ملج سرور بہ سیلا
۱۰	بوستان رسول	۱۰	سیلا و سرور انبیاء سرور	۱۰	کرامات غوثیہ دوم	۱۰	خیر الانام
۲۲	نوید بلاغت	۵	تصرہ الاصفاء	۱۰	وچارم فی حصہ	۱۰	گلدستہ عفتار
۱۰	مژدہ سیلا	۲	انتخاب عشق	۱۰	گلدستہ کرامات	۱۰	مولود شریف جدید
۱۰	صبح ازل شام ابد	۱۰	قدیل عرش	۱۰	مجموعہ معجزات	۱۰	مولود شریف شہید
۱۰	رحلت بقول	۱۰	گلدستہ ملج	۱۰	سیلا و محمدی	۱۰	جلی قلم
۱۰	راحت القلوب	۱۰	باغ رسول	۱۰	سیلا و محمدی سرور	۱۰	مولود شریف بہار یہ
۱۰	شوکت سیلا	۱۰	بہار جنت	۱۰	مصول سرمدی حصہ اول	۱۰	سید سیلا و بختین
۱۰	فضائل سیلا	۱۰	نامہ العاشقین	۱۰	حصہ دوم	۱۰	مولود عزیز بی سیلا و بیری
۱۰	سند شفاعت	۱۰	سیلا و کل البصیر البشیر	۱۰	گلدستہ جنت	۱۰	سند کتابوں سے منتخب
۱۰	قصہ حضرت بلال	۱۰	حدیث قدسی کامل	۱۰	روضہ جنت نوید جنت ام	۱۰	کر کے چہا پاکیا
۱۰	قصہ حلیمہ دانی	۱۰	سراج نبوی خورد	۱۰	حزبہ عشق مومنہ قصہ	۱۰	زیور ایمان
۱۰	نور نامہ کلان	۱۰	سیدیں کریما	۱۰	حضرت بلال رحمت اللہ علیہ	۱۰	رحمت الرحیم
۱۰	انوار محمدی	۱۰	مولود گلشن جنت عرف	۱۰	معجزہ شوق القمر	۱۰	مولود سعید
۱۰	گلستان شہادت	۱۰	سیلا و محمدی	۱۰	دفترت حصہ اول	۱۰	ذکر الشہادتین

المشتر محمد چوہان محمد حسین خان مالک مطبع الہی اگرہ

ای گزیناگری در اشتراک فروخت کتب ناک

قتل نظیر

کتب ناک مفصله ذیل بر آجکل تحویر یکل کتبون من کسبه جاتے ہیں ہمارے کارخانہ میں موجود ہیں جو صاحبون کو خریداری منظور ہو بار سال قیمت مقررہ یا بذر یہ دلیلی اپنی طلب فرمائیں فوراً روانہ ہوں گے

کتاب ناک تالیف و تصنیف	کتاب ناک تالیف و تصنیف	کتاب ناک تالیف و تصنیف	کتاب ناک تالیف و تصنیف
حافظ محمد عبداللہ صاحب	حافظ محمد عبداللہ صاحب	حافظ محمد عبداللہ صاحب	مرزا نظیر بیک صاحب
۱ ظلم اظلم	۲۵ زہرہ ہرام ناگری	۱ ہر پندرناک نظیر اردو	۱
۲ سیف سلیمانی	۲۶ صنوبر کشاد	۲ المودین چراغ عجیب	۲
۳ بزم فیروز جشن پرستان	۲۷ محمود شاہ	۳ رام لیلہ ناک	۳
۴ بزم فرح حافظ	۲۸ لعل سلیمانی	۴ نعلین ہر دو حصہ	۴
۵ علی بابا	۲۹ پورن بہکت	۵ بین شہزادی	۵
۶ فریب فتنہ	۳۰ شیرین مرزاو	۶ حیدر ناک حقیقت راست	۶
۷ پولیس وراما	۳۱ انجام محبت	۷ پھل بیمار	۷
۸ بنظر بدینیر	۳۲ سیدہ جہان	۸ ملی گزیر	۸
۹ گل بکاوی	۳۳ بخت ہر دو حصہ	۹ کرشن اوتار	۹
۱۰ خدا دوست	۳۴ حنا اور خورشید نور	۱۰ نیرنگ عشق	۱۰
۱۱ بزم سلیمان	۳۵ بزمک الفت	۱۱ تائید خدا	۱۱
۱۲ خون عاشق جانبار	۳۶ پیر اکھا	۱۲ حیدر بدن	۱۲
۱۳ فتنہ غام	۳۷ ہوائی مجلس	۱۳ فسانہ عجیب	۱۳
۱۴ اندر سہا امانت	۳۸ ضیاء عالم نیر جہان	۱۴ سرور سخن	۱۴
۱۵ رحم داور	۳۹ نور الدین حسن امروز	۱۵ چندراولی	۱۵
۱۶ زہرہ ہرام	۴۰ پولیس ناک	۱۶ ابو الحسن خوش قسمت	۱۶
۱۷ شہر ہامان	۴۱ پھلی گلاب	۱۷ آفتاب اجودہا	۱۷
۱۸ حاتم اطالی	۴۲ فریب محبت	۱۸ نئی طرز گزیر	۱۸
۱۹ لیلی محزون	۴۳ اندر ہر نگری	۱۹ کرشن اوتار ناگری	۱۹
۲۰ شکستہ ناگری	۴۴ چنیاں میان	۲۰ ستم عشق و الفت	۲۰
۲۱ اردو	۴۵ کیسہ جعفر	۲۱ حلت	۲۱
۲۲ ظلم ہوش با نونہ نصیب	۴۶ ہر پندرناک ناگری	۲۲ رومی جولیت	۲۲
۲۳ جام کجیاں نما	۴۷ چتر ایکاوی	۲۳ بھول بھلیان	۲۳
۲۴ چندراولی ناگری	۴۸ رام لیلہ ناک ناگری	۲۴ آئینہ دل فروش	۲۴

المشتر محمد مجبو خان و محمد حسین خان مالک مطبع الہی محلہ کبیرا لہ اکرہ

